ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر احسان اللہ طاہر
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پنجابی، جی سی گوجرانوالہ۔

پاکستانی زبانوں کے لوک گیتوں میں حمد کی روایت

Dr Ehsan Ullah
Assistant Professor, Department of Punjabi, GC Gujranwala.

The Tradition of Hymn Writing in the Folksongs of Pakistani Languages.

Every writer, belonging to Islamic culture, takes hymn writing as religious obligation. Folk literature which reflects the moral, cultural and social norms of the nations reflects the various tapestries of hymns to Allah. We find such traditions rampant in every genre such as Lori, tappa, boli, dhola, mahia etc. and in every local language such as Brahvi, Sindhi, Kashmiri, Balochi, Punjabi, Khawar, Torali.
This article presents the tradition of hymn writing in the major languages of Pakistan. Inspite of having geographical and social differences, the obligation of hymn writing is a shared value. Such an idea, that dates back to antiquity provides a logical unity of the nation, even in contemporaneity.
Key Words: *Islamic Culture, Religious, Literature, Moral, Folk Literature.*

دنیا کی ہر زبان میں لوک اَدب کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔لوک اَدب جہاں جدید اَدب کے منظر نامے کو ترتیب دینے میں اصطلاحات، الفاظ و تراکیب اور لوک داستانوں کے کردار فراہم کرتا ہے۔وہاں نسلِ نو کو اپنے ماضی سے بھی روشناس کرواتا ہے۔پاکستانی زبانوں کا اَدب، لوک اَدب کی بنیادوں پر ہی قائم ہے جس میں خوبصورتی، چاشنی اور رنگینی بھرپور انداز سے موجود ہے۔

لوک اَدب کسی بھی معاشرے کے تہذیبی، معاشرتی اور سماجی رویوں کا عکاس اور ترجمان ہوا کرتا ہے۔ اس میں بزرگوں کی باتیں، زندگی کے تلخ و شیریں تجربات اور ان کے نتائج نظر آتے ہیں جو کہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے باوجود بھی اپنی جاذبیت اور جاودانیت قائم رکھتے ہیں۔ ان لوک گیتوں میں فطرت کی تمام تر رعنائیاں ڈھلی ہوتی ہیں۔لوک اَدب میں لوگوں کے دلوں کے احساسات جو کہ دل سے نکلتے ہیں اور دل پر اثر کرتے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ہیں کسی بناوٹ اور مصنوعی رنگ کے بغیر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ جن میں خلوص، سوز و گداز، فکر و تدبر کے رنگ اور زبان و بیان کی چاشنی ورنگینی ان کو دوامیت عطا کرتی ہے۔

لوک اَدب انسانی فکر و شعور کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو کہ اس کے جذبات خیالات کو، ایک نسل سے دوسری نسل تک اظہار کے خوبصورت طریقے سے منتقل کرتا ہے، کیوں کہ لوک اَدب میں زبان و بیان کو الجھاؤ اور ابہام گوئی نہیں ہوتی، انداز اپنے اندر ابہام کے کسی بھی زاویے کو نہیں آنے دیتا بلکہ سادگی، سلاست اور اظہار کی خوبصورتی کے وہ سارے رنگ موجود ہوتے ہیں جو کہ پڑھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ لوک گیتوں میں بناوٹ، مصنوعی پن، تصنع اور آورد و مبالغے کا گزر نہیں ہوتا۔ یہ آمد ہی آمد ہوتے ہیں۔

موضوعات کے اعتبار سے لوک اَدب کا کینوس بہت وسیع ہے۔ لوک ادب میں انسانی زندگی سے لے کر موت تک کی، ان ساری باتوں کو دخل ہوتا ہے، جن کو انسان جس طرح دیکھتا یا محسوس کرتا ہے۔ اس میں کائنات کے وہ سارے رویے اور افکار موجود ہوتے ہیں جو کہ انسان کو زندگی میں پیش آتے ہیں۔ لوک اَدب عشق محبت کی کہانیوں، جمالیات و معاملات کی رعنائیوں اور ہجر و وصل کی پہنائیوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا ہے۔ یوں تو لوک اَدب دنیا کی ہر زبان میں موجود ہوتا ہے مگر جس زبان میں اس کا سرمایہ زیادہ اور جاندار ہو وہ زبان اپنی فکری و فنی خصوصیت کی پہچان وسیع انداز میں لیے ہوئے ہو گی۔ جس کی بنا پر اس کے جدید اَدب میں بھی فکری وسعت اور معنوی خوبصورتی در آئے گی۔ پاکستانی زبانیں لوک اَدب کی دولت سے مالا مال ہیں اور جدید اَدب کو بڑی مضبوط بنیادیں فراہم کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر محمد یٰسین ظفر اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے ''پوٹھوہار دی پنجابی شاعری'' میں لوک اَدب کی تحقیقی تحریک کو ۱۸۴۶ء میں ڈبلیو۔ جی۔ تھامس سے جوڑتے ہوئے انسائیکلوپیڈیا کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

> "The word (Floklore) was coined by W.G Thomas in 1846 to denote the traditions, Customs and superstitions of the uncultured classes in civilised nations."(1)

فوک لور کی اس تحریک اور اس مخصوص لفظ کو انگریز محققین نے آگے بڑھایا اور یوں یہ لفظ عام استعمال ہونے لگ گیا جس کو ہمارے تخلیق کاروں نے لوک اَدب کی اصطلاح میں لینا شروع کر دیا۔ فوک لور کا تعلق چونکہ انسان کے ساتھ ہے۔ اس لیے اس اَدب کو ہم اتنا ہی پرانا اور قدیم کہہ سکتے ہیں، جتنا کہ انسان یا اس کی اپنی زبان ہے۔

لوک اَدب کا آغاز و ارتقا :

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

انسان نے جب اپنے جذبات و خیالات کا اظہار کرنا چاہا تو اُس نے زبان کا سہارا لیا مگر جب اُس نے اپنی باتوں کو مختصر اور خوبصورت انداز میں کرنا چاہا تو لوک گیت وجود میں آئے۔ جب وہ اپنے کسی واقعے، حادثے یا کسی دوسرے آدمی سے ملنے کی روداد سناتا تو وہ نثری روپ میں ہوتی یوں وہ بات سفر کرتی ہوئی دوسری نسل تک سفر کرتی تو اس کو لوک اَدب کا روپ مل جاتا۔

یوں لوک اَدب کے موضوعات میں برا تنوع پیدا ہو گیا اور اس نے پوری انسانی زندگی کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔

"فوک لور کا موضوع محنت، مزدوری، کھیتی باڑی، ڈر، خوف، لڑائی جیتنے کی خوشی اور فطری حادثے، وہم، عقائد، پیار محبت، نفرت اور رقابت جیسے بنیادی جذبے ہیں، جن کو فوک لوک کی کسی نہ کسی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ان جذبات خیالات کو پیش کرنے کے تین مواقع ہیں۔ ایک محنت کرتے وقت، مثال کے طور پر فصل کی کٹائی کے وقت، شادی بیاہ یا وقت عبادت، ان جذبات کو لوگ مل کر ظاہر کرتے ہیں۔ دوسری قسم محنت کے بعد تھکاوٹ کے احساس کو کم کرنے کے لیے گیت گانا، جیسے کوئی چرواہا شام کو تھک کر گاتا ہوا گھر آئے، تیسری قسم بہادری اور غیرت کے بڑے کاموں کو ظاہر کرنے کے لیے۔" (۲)

اگر فوک لور (لوک اَدب) کے موضوعات کی طرف دھیان کریں اور کسی بھی زبان کے لوک اَدب کا مطالعہ کریں تو ہمیں یہ تین مواقع واضح دکھائی دیں گے۔ انسان نے جب زندگی میں پہلی دفعہ کوئی بہادری کا کارنامہ سرانجام دیا ہو گیا تو اس کو بڑے جوشیلے انداز میں بیان کیا ہو گا اور اس کی وہی بات جب اگلی نسل تک پہنچی ہو گی تو وہ ان کے جذبات کی مکمل عکاس ہو گی اور پھر ماحول، عصر، حالات واقعات اور مزاج کے مطابق اس میں کچھ تبدیلی بھی ہوئی ہو گی مگر محرک وہی بنیادی جذبہ ہو گا۔

انسانی زندگی بدلتے ہوئے شب وروز اور حالات وواقعات پر مبنی ہے۔ موسم اور ماحول اس پر اپنے گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ انسان کو پیش آنے والے حوادث و غم اور خوشیاں جب انسان کے دل پر گزر کر اس کی زبان پر آتی ہیں، وہ نثری انداز لیے ہوئے ہوں یا منظوم وہ لوک اَدب کا روپ دھار لیتی ہیں، انسان جب اپنے اس درد وغم کے قصے کو یا خوشیوں بھرے لمحات کو دوسرے انسان کے آگے یا انسانوں کی محفل میں بیان کرتا ہے تو وہ دکھ درد اور خوشیوں کے سلسلے سب کو اپنے ہی محسوس ہونے لگتے ہیں۔ یوں جب کبھی کوئی دوسرے انسان پر یہی کیفیت وارد ہوتی ہے تو وہ اس گیت یا کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہے اور اگر اپنے الفاظ میں بیان نہ کرے تو وہ اُسی بات

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کو جو کہ اس نے سنی ہوتی ہے، بیان کرتا ہے۔ یوں ایک انسان کی بات دوسرے انسان کی بات بن جاتی ہے اور اس طرح یہ اَدب عوامی اَدب یا لوک اَدب کا روپ دھار لیتا ہے۔ لوک اَدب چونکہ جامد نہیں ہوتا اس میں بھی ماحول اور موسم کی طرح بدلنے کی کیفیت ہوتی ہے اور پھر یہ کسی ایک انسان کی تخلیق نہیں ہوتا بلکہ اس کو ہم سماجی عمل سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

> "لوک اَدب سے مراد ایسا اَدب ہے جو کسی ایک لکھنے والے کی تخلیق نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک سماجی تخلیقی عمل ہوتا ہے۔ لوک اَدب جنگل کے کسی خودرو پودے کی طرح خود بخود پیدا ہو کر اپنے آپ ہی بڑھتا پھلتا اور پھولتا رہتا ہے۔" (۳)

لوک اَدب کی تخلیق مسلسل ارتقائی عمل میں رہتی ہے۔ وہ انسان جس نے پہلی دفعہ محبت کی ہو گی اس نے اپنے جذبات کا اظہار بھی کیا ہو گا اور وہی اظہار، اظہار کی مختلف صورتوں سے ہوتا ہوا، مختلف خطوں اور علاقوں کا سفر کرتا ہوا ایک مخصوص سُر، دھن اور بحر میں ڈھل گیا ہو گا۔ جس کی صورت کو قبول کرنے کے بعد لوگوں نے اپنے جذبات کو اُسی بحر، وزن اور سُر میں بیان کرنا شروع کر دیا ہو گا۔ جس سے لوک اَدب میں مختلف ناموں سے اصناف نے جنم لیا اور پھر ان اصناف کی مختلف ہیئتوں پر تجربات ہوئے۔ لوک اَدب میں کسی قوم کی اجتماعی تاریخ اور معاشرت کو زندہ رکھنے کی طاقت ہوتی ہے جیسے :

> "پشتو کا عوامی اَدب زندہ اور فعال ہے یہ ہر دور میں پشتون عوام کی فطرت کا ترجمان رہا ہے۔ اس لیے بذات خود اس کے فراموش ہو جانے یا کھو جانے کا ڈر تو کیا اس نے خود پشتو زبان اور پشتو قوم کو فراموش اور معدوم ہونے کے خطرے سے محفوظ رکھا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ پشتو عوامی اَدب اس زبان کی زندگی کا امین اور ضامن ہے۔" (۴)

ہر زبان کا لوک اَدب زبان کی ترقی اور اس کی تاریخ کو بھی بیان کرتا ہے کیونکہ لوک اَدب کو موجودہ شکل میں ڈھلنے کے لیے صدیوں کا عرصہ لگا ہو گا اور اس عرصہ میں کتنے لوگوں نے اس کی تراش خراش میں حصہ لیا ہو گا۔ آج بھی اگر کوئی انسان کوئی ایسی بات کہتا ہے کہ جس کا تعلق عوام کی زندگی سے ہو وہ خواہ اشعار میں ہو یا حکایت و روایت اور کہانی و داستان کی صورت میں تو اس کا تعلق بھی لوک اَدب ہی سے ہو گا کیونکہ یہ نہیں کہ لوک اَدب کی تخلیق کا سلسلہ رک گیا ہے۔ یہ ایک حرکی عمل ہے جو کہ، ماحول اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

لوک اَدب کی اقسام :

لوک اَدب کو ہم دو اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں: نثری اور منظوم۔ نثری لوک اَدب میں لوگوں کے محاورے، اکھان، ضرب الامثال، کہاوتیں، حکایتیں، کہانیاں اور دوسری کئی ایسی اصناف آتی ہیں جن کو نثر میں بیان کیا گیا ہوتا ہے، ان کے تخلیقی پسِ منظر میں برسوں کا عرصہ لگتا ہے، کیونکہ ایک انسان جب زندگی بھر کے تجربات کے طور پر کوئی بات کہتا ہے تو وہ ضرب الامثال یا اکھان (Proverb) کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔ اس بات کو نسل نو پر کھتی ہے۔ تجزیہ کرتی ہے تو تب کہیں جا کر وہ بھی اس نسل کے لوگوں کی بات بنتی ہیں یوں ایک بات جو کہ انسانی زندگی کے تجربات کے تسلسل اور انجام کے طور پر وقوع پذیر ہوتی ہے وہ لوک دانش میں شمار ہونے لگتی ہے۔ لوگ ان باتوں کو کہانیوں کی صورت میں یا حکایتوں کے انداز میں بیان کرتے ہیں۔

لوک اَدب میں نثری کہانیوں، داستانوں، کہاوتوں، کے علاوہ دوسری قسم لوک شاعری کی ہے۔ لوک اَدب میں لوک گیتوں کو اساسی اہمیت حاصل ہے۔ ہر زبان کا آغاز وارتقا لوک شاعری ہی سے ہوتا ہے۔ لوک گیتوں کا آغاز وارتقا بھی انسان کی اپنی زبان کے آغاز وارتقا ہی سے منسوب ہے مگر وقت اور ماحول کے بدلنے کے ساتھ الفاظ اور زبان و بیان بھی بدلتا رہتا ہے اور یوں لوک گیتوں میں نکھار آتا رہتا ہے۔ انسان نے پہلی بار جب اپنے دلی جذبات یا قلبی واردات کا اظہار منظوم انداز میں کیا ہو گا تو وہ بول یا الفاظ گیت کا روپ دھار گئے ہوں گے جس کی سادگی اور پسندیدگی کی وجہ سے ہر ایک نے جسے اپنے دل کی دھڑکن بنالیا ہو گا۔ یہ بات تو وثوق سے نہیں کہی جا سکتی کہ کس زبان میں سب سے پہلے لوک گیت کون سا لکھا گیا مگر یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ہر زبان اپنی قدامت کے اعتبار سے جو پس منظر رکھتی ہے۔ وہی اس کے لوک گیتوں کا نقطۂ آغاز ہے۔

لوک گیت اپنے اندر حسن جاذبیت کے وہ سارے رنگ رکھتے ہیں جو انسان کو بھاتے ہیں۔ ان کی تکمیل و تشکیل میں نسوانی جذبات کو زیادہ دخل ہے۔ کیونکہ عورتیں کبھی ترنم کے ساتھ اپنے بچوں کے جھولے کو جھلا رہی ہوتی ہیں تو کبھی میدان کے حوالے سے وابستگی کے بارے میں کہتے ہیں کہ :

> "میں کوئی اَدبی یا مذہبی محاسب تو ہوں نہیں کہ اَدب کو الگ الگ خانوں میں تقسیم کر کے اپنی طرف سے کوئی تعمیری کام کرنے کا دعویٰ کروں، مگر پھر بھی میں یہ ضرور سمجھتا ہوں کہ معاشرے کے ہر فرد پر معاشرے کی اخلاقی تعمیر اور ترقی کی کچھ نہ کچھ ذمہ داری ضرور عائد ہوتی ہے۔" (۵)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

جس تیزی سے ہمارے سماج میں تبدیلی ہوئی ہے یا ہو رہی ہے اُسی تیز رفتاری سے ہمارے لوک اَدب میں بھی تبدیلی ہونی چاہیے تھی کیونکہ یہ ایک "سماجی عمل" ہے جس کو ہم حرکی اَدب سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔ اس میں تبدیلی نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ جذبات و احساسات کی بنا پر ہوتا ہے۔ جب کہ جدید معاشرے کا انسان جذبات و احساسات سے عاری ہو کر ایک مشین کی طرح کام کرنے کا عادی ہو کر رہ گیا ہے۔ لوک اَدب کا یہ حال اجتماعی طور پر ایسا نہیں ہے کیونکہ کچھ لوگ یا علاقے ابھی بھی ایسے ہیں کہ جو کہ اپنے طور پر اس اَدب کو زندہ رکھے ہوئے ہیں اور اس میں مذہبی حوالے سے اپنی بات کو زیادہ موثر انداز میں کرتے ہیں۔

مذہب اور لوک اَدب کا رشتہ :

لوک اَدب میں لوک کہانیوں کے ذریعے جہاں اعلیٰ اخلاقی اقدار جیسے جرأت و بہادری، باطل کے خلاف ڈٹ جانے کا عزم اور اپنی دھرتی کی حفاظت کا درس دیتے ہیں۔ وہاں اپنے لوک اَدب میں اپنے مذہب کے بنیادی نظریات بھی بتاتے ہیں۔ اپنے بزرگوں کے اقوال اور ان پر عمل پیرا ہونے کا درس بھی دیتے ہیں۔ مگر کسی بھی موقع پر لوک اَدب تبلیغی اَدب یا پراپیگنڈا نہیں بنتا بلکہ یہ اپنی چاشنی رنگینی اور دلچسپی برابر قائم رکھتا ہے۔

پاکستانی زبانوں کی لوریاں بھرپور طریقے سے ہمارے مذہبی عقائد کی ترجمانی کرتی ہیں جن میں مائیں اپنے بچوں کی پاک روح میں اللہ اور اس کے رسول کا نام اتار رہی ہوتی ہیں۔ یہ لوریاں جہاں ہمارے مذہبی عقائد کو بیان کرتی ہیں وہاں پاکستانی معاشرے کی مذہب کے ساتھ گہری وابستگی بھی ظاہر کرتی ہیں۔ اس علاقے میں اسلام مسلمان حکمرانوں سے زیادہ بزرگوں کے قول و فعل اور اولیائے کرام کی جدوجہد سے پھیلا تھا۔ جنہوں نے مقامی لوگوں کی زبان سیکھی اور یہاں کے لوگوں کو ان کے رہن سہن کے مطابق مذہب کی تعلیم دی۔

عورتوں کے لوک گیت جیسے اوپر لوریوں کی بات ہوئی، ہمارے معاشرے کی اجتماعی آواز ہے جس کو ہم انسانی روح کی آواز بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہر ماں اپنے بچے کو اپنے ہی مذہب کی پیروکار دیکھنا چاہتی ہے۔ اسی طرح عورتوں کا ایک دوسرا گیت "گدا" ہے۔ اس کے بول دیکھیں :

نام اللہ دا سب نوں پیارا سب نوں ایہو سہائے
گدے وچ اوہدا کم کیہ بھینو جیہڑی اللہ دا نام بھلائے
دوہاں جہاناں دا اللہ ای والی، اوہدی صفت نہ کیتی جائے
اللہ داناں لے لئے اوہ، جیہڑی گدے وچ آئے (۶)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا نام سب سے پیارا ہے اور یہی نام سب کو اچھا لگتا ہے۔ اے میری بہنو سن لو، اس کا گدے میں کوئی کام نہیں ہے۔ جو کہ اللہ کا نام بھول چکی ہے۔ دونوں جہانوں کا وہی ایک اللہ مالک ہے جس کی حمد و ثنا کرنا ناممکن ہے۔ وہ کہ جس نے بھی گدے میں آنا ہے پہلے اللہ کا نام لے پھر آئے۔"

مذہبی اقدار معاشرے میں توازن اور جذبہ ہمدردی کو برقرار رکھتی ہیں۔ جو کہ معاشرے میں تہذیب و ترتیب اور خوبصورتی کو جنم دیتا ہے۔ لوک اَدب انہی اقدار سے افکار مستعار لے کر جذبات کو توازن اور اعتدال بخشتا ہے۔ انسان کے جذبات و خیالات کا کتھارسس کرتا ہے اور ان میں ہیجانی کیفیات کو پیدا نہیں ہونے دیتا۔

اوتھے عملاں تے ہون گے نبیڑے
ذات کسے نہیں پچھنی
دنیا مان کر دی رب سبھناں دا داتا(۷)

ترجمہ:

روز محشر تو اعمال ہی کام آئیں گے
تیری ذات تو کسی نے نہیں پوچھنی
دنیا والے بڑا مان کرتے ہیں (رزق پر)
جب کہ اللہ تو سب کا رازق ہے

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو کہ اپنے ماننے والے کو ایسی تعلیمات دیتا ہے جو کہ معاشرے میں بگاڑ کو جنم نہیں لینے دیتیں۔ اسلام انسانی جذبات کو اور ہیجانی کیفیات کو قابو رکھنے کے لیے عبادات کے علاوہ دوسرے کئی تفریحی اور دلچسپی کے مشاغل بھی دیتا ہے۔

"اسلامی تہذیب کی ایک خصوصیت اس کی سنجیدگی، حقیقت پسندی اور "فنون لطیفہ" کے بارے میں محتاط اور معتدل نقطہ نظر ہے۔ وہ نفاست اور حسن و زیبائی کی قدردان ہے۔ لیکن جن تفریحی فنون کو یورپ نے فنون لطیفہ یا Fine Arts کا لقب دیا ہے۔ ان کی بعض شاخوں کو وہ ناجائز قرار دیتی ہے۔ مثلاً رقاصی، جاندار چیزوں کی تصاویر اور مجسمے بنانا اور بت

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تراشی اور بعض میں اعتدال واحتیاط کی تعلیم دیتی ہے۔ مثلاً ترنم ونغمہ کی خاص قیود کے ساتھ اعتدال سے اس سے حظ اُٹھانا یا کام لینا جائز ہے۔" (۸)

پاکستان کے علاقائی زبانوں کے لوک اَدب میں مذہبی اقدار اور اسلام کی تعلیمات کا پرتو واضح دکھائی دیتا ہے۔ ہمارے لوک اَدب میں یہاں کے خطوں کی تہذیب و ثقافت، لوگوں کے رسم و رواج، روایات اور بدلتے ہوئے معاشرے کے تقاضوں کے اثرات بھی واضح نظر آتے ہیں۔ لوک اَدب، وہ نثری ہو یا منظوم آج بھی ہمارے جدید اَدب سے زیادہ پڑھا اور پسند کیا جاتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ اس کی سادگی عام فہمی اور لوگوں کی اپنی زبان ہے جس کو لوک اَدب کے تخلیق کاروں نے بغیر کسی اجنبی اَدبی اصطلاح کے استعمال کیا ہے۔

لوک اَدب، معاشرے کی حقیقتوں کو دکھاتا ہے۔ زندگی کے مختلف پہلوئوں اور پیشوں کے متعلق معلومات دیتا ہے۔ لوک اَدب سے یہ توقع کرنا کہ یہ زندگی گزارنے کا طریقے بتائے گا عبث ہے۔ لوک اَدب تو تصویر ہے ہمارے ماضی کی، ہمارے آبائو اجداد کے افکار و نظریات کی اور ان کے رسم و رواج کی، جس کی اہمیت ہمارے لیے اس لیے بھی زیادہ ہے کہ یہ ان کی زندگی کی جدوجہد اور شجاعت و بہادری کی داستانوں کو بیان کرتا ہے۔

مذہبی روایات :

پاکستانی زبانوں کے لوک گیتوں سے جہاں ہر علاقے کی تہذیبی و ثقافتی نمائندگی ہوتی ہے وہاں یہ لوگوں کے افکار و عقائد کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔ زبان کا تہذیب کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی تہذیب، فکر اور کسی قوم کا اَدب نسلِ نو تک منتقل نہیں ہو سکتا۔ یہ زبان ہی ہے جو کہ کسی ملک قوم اور تہذیب کو کوئی شناخت یا پہچان عطا کرتی ہے اور پھر اس شناخت کے سفر کو آئندہ آنے والی نسلوں کے دلوں پر اور بھی گہرا کر دیتی ہے۔

ہر قوم کا لوک اَدب، اس قوم کے ماضی کا امین ہوتا ہے جس سے ہمیں اس قوم کے مذہبی عقائد، معاشرتی و سماجی رویے، معاشی سرگرمیوں اور زندگی کے شب و روز کا پتہ چلتا ہے۔ پاکستانی زبانوں کا لوک اَدب جہاں اپنی اصناف، ہیت اور اسلوب میں رنگا رنگی کی کثرت لیے ہوئے ہے وہاں ان میں موضوعات کی وحدت بھی ہے۔

موضوعاتی وحدت کی اس تشکیل میں سب سے بڑا کردار مذہب کا ہے کیونکہ مذہب کسی بھی معاشرے کو جس میں وہ اپنا وجود رکھتا ہے ایک طرزِ زندگی، سوچ، تہذیب اور فکر دیتا ہے۔ مذہب صرف عبادات و اعتقادات کا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

نام ہی نہیں کہ اس کا اقرار کیا اور بری الزمہ ٹھہرے بلکہ ایک ضابطہ حیات ہے۔ (Complete Code of Life)

پاکستانی زبانوں پر عربی و فارسی کے اثرات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ان زبانوں کے بولنے والے جب یہاں آئے تو اپنی تہذیب اور کلچر لے کر آئے جس کو اپنانے کے بعد یہاں کے لوگوں نے اپنے آپ کو الگ الگ خطوں میں آباد ہونے کے باوجود، علیحدہ علیحدہ زبانیں بولتے ہوئے بھی، فکری حوالے سے ایک قوم تصور کیا۔ یہاں کے لوگوں کی زبانیں الگ الگ تھیں۔ مگر اسلامی ثقافت نے ان کو ایک لڑی میں پرو دیا اور یہی خیال ان کے لوک گیتوں پر بھی اثرانداز ہوا۔ اسلامی ثقافت کی روح کی بات کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں۔

> "اسلامی ثقافت سے مراد اعلیٰ نظریات، بلند نصب العین اور معاشرتی واخلاقی اقدار ہیں اور اس ثقافت کی روح وہ بنیادی اصول ہیں جن پر ہمارے ثقافتی ڈھانچے کی استواری کا دارومدار ہے۔ مندرجہ ذیل اصول اسلامی ثقافت کی روح ہیں۔ وحدت ربانی، رسالت، جواب دہی کا تصور، وحدت نسل انسانی، عظمت انسانی، تقویٰ۔" (۹)

اب ایک اسی تصور نے یہاں کے ماحول کو بدل دیا کہ ہم ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری کچھ مخصوص اور الگ پہچان ہے۔ لوگ گیتوں کے حوالے سے ماضی بعید کی مثال بلتی زبان کی ہے جو کہ تبتی اثر سے نکل کر اور معنی و مفاہیم کے حوالے سے اب حمد و نعت، مرثیہ اور قصائد میں اصناف لیے ہوئے ہے۔ پاکستانی زبانوں میں آج کوئی بھی ایسی زبان نہیں ہے جو کہ عربی فارسی کے فکری و فنی اثرات سے آزاد ہو یا اپنا کوئی الگ رسم الخط مذکورہ زبانوں سے ہسٹ کر رکھتی ہو یہ سب مذہب ہی کا اثر تھا۔

مذہب میں دو عقائد ایسے تھے کہ جنہوں نے ان زبانوں کے لوک اَدب میں ایک ایسا موضوعاتی اشتراک بنایا کہ صرف زبان ہی کا فرق باقی رہ جاتا ہے۔ یہ دو نظریے "توحید و رسالت" تھے جن کی بنا پر ان زبانوں کے لوک گیتوں میں حمد و نعت کا رواج ہوا۔ توحید و رسالت کے حوالے سے شوکت علی بیگ رقمطراز ہیں۔

> "The Basic Concept of Islam is "TAUHID" Which means the Oneness of God. Over and never again this idea has been emphasised in the Holy Quran. In fact this basic Concept that there is only one God to be worshipped and obeyed is the root of all the teachings of Islam. (10)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

توحید کا نظریہ ایک نظریہ تھا جس نے سب سے پہلے ماؤں کے لوک گیتوں میں تبدیلی پیدا کی۔ پاکستانی زبانوں کے لوک گیتوں میں ”لوری“ ایک ایسا گیت ہے جو کہ دعاؤں، نیک تمناؤں اور خواہشات کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ایک خدا کے تصور کو بھی بیان کرتا ہے۔ توحید کے بعد دوسرا بڑا اور بنیادی عقیدہ رسالت کا ہے۔

> "Risalat" is an Arabic word and literally it means to convey the message." In the religious terminology, it is an institution assigned by Allah to any person of his choice for convey his message to a nation or the whole of mankind for their guidance. The person who is assigned this office is called "Rasool." (11)

پاکستانی زبانوں کے لوک گیتوں میں حمد و نعت کے فکری اور موضوعاتی اشتراک نے ایک ایسی خوشبو بکھیری ہے کہ اگر ہر ایک کا ترجمہ کیا جائے تو یہ گیت ہر فرد یا قوم کو اپنا ہی محسوس ہو۔ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے لیے ”لوری“ ایک ایسی صنف ہے جس میں مائیں اولاد دینے والے کا شکر بھی ادا کرتی ہیں اور اپنے بچوں کے لیے خیر و عافیت کی دعائیں بھی مانگتی ہیں۔ کچھ زبانوں میں تو ”لوری“ کو ”اللہ ہو“ بھی کہا جاتا ہے اس کے علاوہ وہ لوک گیت جو کہ فصلوں کی کٹائی کے حوالے سے سامنے آتے ہیں جن کو کسان اپنے اللہ سے دعائیں کرتا نظر آتا ہے کہ اے مالک و خالق تو ہماری فصلوں کو آسمانی و زمینی بلاؤں سے محفوظ رکھ۔

رسالت کے تصور نے انسان کو نعت کے فن سے روشناس کرایا۔ پاکستانی لوک اَدب میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو بھی عام کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے عشق اور محبت کی بات بھی کی گئی کہ اس کے بغیر اعمال کی دوسری کوئی کسوٹی نہیں ہے، کیونکہ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہی لوگوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

مذہبی روایات کے ذکر کے اعتبار سے پاکستانی لوک اَدب جہاں اعلیٰ اخلاق اقدار کی بات کرتا ہے وہاں وحدت نسل انسانی زندگی کو خوشگوار طریقے سے گزارنے کے لیے خوشی کے موقعوں پر ایک محدود دائرے میں رہتے ہوئے دوسروں کی خوشیوں کا خیال رکھنے کی بات کرتا ہے اور یہ سب کچھ توحید و رسالت پر ایمان رکھنے کی وجہ سے ہے۔

> "پاکستانی اَدب کی مثال ایک پہلو دار ہیرے کی ہے۔ جس کا ہر ایک پہلو اپنی ایک الگ آب و تاب رکھتا ہے لیکن مجموعی طور پر اس کا وجود ایک ہے۔ اُردو، سندھی، پشتو، پنجابی، بلوچی، براہوئی، کشمیری اور شمالی علاقہ جات کی زبانوں کے اَدب اگرچہ مختلف خطوں میں پروان چڑھے ہیں اور ظاہر میں تنوع اور ایک دوسرے سے الگ دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن یہ باطن

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

میں ایک دوسرے سے قریب، موتیوں کی لڑی کی طرح ایک ہی رشتے میں پروئے ہوئے ہیں۔ تنوع کے باوجود ان میں ہم آہنگی ہے۔ رنگا رنگی کے باوجود یک رنگی کی لہر رواں دواں ہے۔ یہ یک رنگی اور ہم آہنگی لسانی اور ادبی سطح پر بڑی نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ ہمارے اَدب کا بنیادی حوالہ اسلام ہے اور یہی وہ حوالہ ہے جو پاکستان کے تمام علاقوں میں بسنے والوں کو جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کا محافظ بناتا ہے اور اس سطح پر سب کو یک جا کرتا ہے۔" (۱۲)

ہر نظریہ، عقیدہ اور خیال انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ انسان جس معاشرے میں زندگی بسر کرتا ہے اس کے کچھ طور طریقے ہوتے ہیں۔ خوشی اور غمی کی کچھ رسومات ہوتی ہیں مگر ان رسومات کو، اس وقت جب وہ کسی عقیدے یا نظریے کو ایمان کا درجہ دے لیتا ہے، ایک مخصوص انداز سے مناتا ہے۔

اسلام نے بھی انسانی زندگی میں نکھار پیدا کیا اور انسانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ معاشرے سے ان رسومات کو ختم کیا جو کی اخلاق کے حوالے سے بھی بُری تھیں۔ جیسے آج ہماری زبانوں کے لوک گیتوں سے ''موت کے گیت یا بول'' جن کو کہیں ''دین'' کہا جاتا ہے تو کہیں سیاپا اور الاہنسیاں اور کہیں موتک کے نام سے پکارا جاتا ہے، ختم ہوتے جا رہے ہیں مگر وہ رسمیں جو کہ اسلامی عقائد و نظریات سے ٹکراتی نہیں ہیں اور ہماری تہذیبی اور سماجی زندگی کی آئینہ دار ہیں وہ آج بھی ہمارے معاشرے میں اسی طرح سنائی جاتی ہیں جبکہ خوشی کے موقعوں پر مخصوص انداز سے گیت بھی گائے جاتے ہیں۔

"پاکستان، خطۂ برصغیر میں قدیم تہذیب کا حامل علاقہ ہے جو ۱۹۴۷ء میں دو قومی نظریہ، جس کی بنیاد اسلام ہے کے تحت دنیا کے نقشے پر اُبھرا یہ مسلم اکثریت کے علاقوں پر مشتمل ہے جہاں اسلام کا نور سینکڑوں برس پہلے پہنچا، یہاں مسلم نظریات کی بنیادیں اس قدر پختہ ہیں کہ باوجود اس کے کہ اس علاقے کی اکثر زبانوں کی جڑیں ہزاروں برس قبل کی تہذیب میں پیوسط ہیں مگر یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ یہاں بولی جانے والی اکثر زبانوں کو ان کے موجودہ تشخص مسلمانوں کی آمد اور اسلامی زبانوں اور تہذیب و ثقافت نے دیا ہے۔" (۱۳)

اسلام نے یہاں کے لوگوں کی زندگی میں فکری، سماجی اور تہذیبی انقلاب برپا کر کے رکھ دیا اور اس انقلاب نے زندگی کے ہر پہلو پر اپنا اثر ڈالا۔ برصغیر کا وہ خطہ جو کہ آج پاکستان کے نام سے اپنی الگ قومی اور سیاسی شناخت لئے ہوئے ہے یہاں کے لوگوں کی زبانیں اپنے لوک اَدب میں ان اثرات کو واضح طور پر دکھاتی ہیں۔ ان

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مذہبی روایات و اقدار میں فکری اعتبار سے حمد و نعت، انسان دوستی اور اعلیٰ اخلاق و اقدار کا پرچار وغیرہ ایسے موضوعات تھے جو کہ یہاں کی تہذیب و ثقافت اور رسم ورواج کے ساتھ ڈھل کر بیان ہونے لگے۔

"لوری" ایک ایسا لوک گیت ہے جس میں ماں کی مامتا جب بچے کو روتے ہوئے دیکھتی ہے تو وہ سب سے اپنے خالق ومالک سے دعا کرتی ہے، بچے کی لمبی عمر کے لیے، اس کی عزت اور خوشیوں کے لیے اور اس کے بعد وہ شکر ادا کرتی ہے اپنے اس رازق و وارث کا جو کہ روزی دینے والا ہے اور زندگیوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ یہ اعلیٰ تصور اسلام ہی کی عطا تھا جس کو حمد کا نام دیا گیا۔ اس بارے میں طاہر سلطانی لکھتے ہیں :

> "حمد کے لغوی معنی مالک ارض و سما کی تعریف و ثنا اور توصیف بیان کرنا ہے اللہ رب العزت کی تخلیقات کا شمار ناممکن ہے۔ اب جو بھی تخلیق ہماری نظر سے گزرتی ہے اسے دیکھ کر سبحان اللہ کہہ دینا بھی حمد ہے جس کا مقصد اس شاہکار کے خالق کی عظمت وبرتری کا اعتراف کرنا ہوتا ہے۔ جس چیز کو دیکھ کر اُس کے خالق کی حمد کی جارہی ہے اس کا ٹھیک ٹھیک علم ہونا بھی ضروری ہے۔ محض گمان کی بنیاد پر حمد نہیں کی جاسکتی۔ "حمد" کا حق محض فریب تخیل، توہم پرستی اور اسلامی عقیدت سے ادا نہیں ہوتا اس کا سرچشمہ یقین محکم اور ایمان کامل ہے۔" (۱۴)

پاکستانی زبانوں کے لوک گیتوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے سارے رنگ شعوری سطح پر دکھائی دیتے ہیں۔ جس گیت میں ...، خواہ وہ فصل کی کٹائی کے مواقعوں پر گائے جاتے ہوں یا وہ مائوں کی لوریوں میں ہو، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، بہنوں کی گھوڑیوں کی بھی اور سہروں میں بھی حمد کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ان گیتوں میں جہاں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ سے رحم وکرم بھی مانگا جاتا ہے اور یہ سب اسلام کی تعلیمات ہی کے اثرات ہیں۔ ہمارے لوک گیت اپنے اندر موضوعات کا خوبصورت اشتراک رکھتے ہیں۔ حمدیہ گیتوں کا اگر فکری تجزیہ کیا جائے تو ان میں وہ افکار جو کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے حوالے سے سامنے آتے ہیں وہی ہیں جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

> تو اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو۔ (سورۃ النصر: ۳)
>
> اللہ خوب حفاظت کرنے والا اور وہ بہت مہربان ہے۔ (سورۃ یوسف: ۶۴)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

بڑی برکت والا ہے جس کے قبضہ میں سارا ملک اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی زبردست بخشش والا ہے۔ (سورۃ الملک: ۱,۲)

وہی تو ہے جو مومنوں کے دلوں کو سکون بخشتا ہے۔ (سورۃ الفتح: ۴)

اسی حوالے سے سندھی اَدب کے مشہور صوفی شاعر شاہ عبدالطیف بھٹائی لکھتے ہیں۔

سمند جی سیو پن تنین ماٹک میتر یا

چلر جی چوئین تن سانکو ثا سیتون

مفہوم: جنہوں نے بحر پاپاں (ہستی) کی عبادت کی، وہ موتیوں کے حامل ہو جاتے ہیں۔ جو اس سے محروم ہیں، ان کے لیے ناکامیوں ہی ناکامیاں ہیں۔"(۱۵)

حمد کے ساتھ ساتھ لوک گیتوں میں دعائوں کا سلسلہ ساتھ ساتھ چلتا دکھائی دیتا ہے۔ فصلوں، بچوں، گھروں اور جانوروں کے لیے دعائیں جہاں ہمیں لوگوں کے طرز زندگی کے بارے میں بتاتی ہیں وہاں انسانوں کے اعتقاد اور خدائے بزرگ و برتر کے مالک و مختار ہونے کے یقین و ایمان کی بھی گواہی دیتی ہیں۔ دعا و مناجات ہے کیا، انسان کی بے بسی، عاجزی و انکساری اور اپنی زندگی کی امان کے لیے خدائے لم یزل کے آگے ہاتھ پھیلانا۔

"مناجات کا لفظی مفہوم ہے۔ "باہم راز کی بات کہنا" اور مجازاً دعا و التجا، گویا خالق کائنات کو حاضر و ناظر اور سمیع و بصیر جان کر یوں حرف مطلب زبان پر لانا جیسے آشنا، سے سرگوشی کر رہا ہو۔ ظاہر ہے کہ نگاہ ناز جسے آشنائے راز بنائے گی وہ خوش قسمت بھی ہو گا اور خوش سلیقہ بھی۔ نتیجہ معلوم کہ وہ محبوب کی عظمتوں اور رحمتوں کے حضور میں جھک جھک کر اور بچھ بچھ کر انتہائے عجز کے ساتھ دھڑکنوں کو زبان اور آنسوئوں کو بیان بنانے کی کوشش کرے گا۔" (۱۶)

پنجابی لوک گیتوں کی کوئی بھی صنف ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا بیان نہ ملتا ہو۔ پنجابی ڈھولے ہوں یا عورتوں کے گیت گدا ہو یا مردوں کی جگنی، فصلوں کی کٹائی کے سمے کے گیت ہوں یا مشکلوں میں دعا و مناجات کے گیت ہر رنگ میں حمد کے انداز اپنی بہاریں دکھا رہے ہیں۔

پڑھ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

لا الہ دا ذکر اذکار ہویا
آدم جن ملائک حیوان پرندے
ہر ہر جی دا اوہ پالن ہار ہویا
روزی دیندا نیکاں گناہیاں نوں
ایسے واسطے پروردگار ہویا
کون کرے بیان زبان وچوں
اُسے رب داڈھیر کھلار ہویا
منگاں نت دعائیں ایہہ مالک میں
حاضر آن کے وچ دربار ہویا
توں بخشیں اوگنہاریاں نوں
مہربان توہیں بخشنہار ہویا (۱۷)
ترجمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو کہ
لا الہ کا ذکر اذکار ہوا ہے
آدم، جن ملائک حیوان پرندے
وہ ہر ایک کا پالنے والا ٹھہرا
نیکوں اور گناہ گاروں کو روزی دے وہ
وہی ہے سب جہانوں کا پروردگار
کون بیان کرے اپنی زبان سے
جو اسی رب کی قدرت ہے
اے میرے مالک میں یہ دعائیں مانگتا ہوں
تیرے دربار میں پیش ہو کر
تو ہی بخشنے والا ہے گناہ گاروں کو
اور تو ہی مہربان ہے بخشنے والا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اسی طرح کا ایک لوک گیت جو کہ عورتیں گاتی ہیں۔ یہ لوک گیت گدا کے نام سے مشہور ہے اس گیت کو اکثر ناچتے ہوئے گایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کا یہ لوک گیت اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ لوگ اپنی خوشیوں کو منانے کے لیے آغاز اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے کیا کرتے تھے۔

نام اللہ دا سب نوں پیارا
سب نوں ایہو سہائے
دوہاں جہاناں دا اللہ ای والی
اوہدی صفت کیتی نہ جائے
گِدے وچ اوہدا کم کیہ بھینو
جیہڑی اللہ دا نام بھلائے
اللہ داناں لے لوے
جیہڑے گِدے وچ آئے [۱۸]

ترجمہ: نام اللہ کا سب کو پیارا
سب کو لگے ہے اچھا
دونوں جہاں کا اللہ والی
اُس کی صفت کریں کیا
گِدے میں اس کا کام کیا بہنو
جو اللہ کا نام بھلائے
نام اللہ کا لے لے وہ
جو بھی گِدے میں آئے

انسان جب اللہ کے حضور دعا کرتا ہے تو وہ دعائوں کو قبول کرتا ہے کیونکہ ایک وہی ذات ہے جو کہ سمیع اور بصیر ہے اور ہمارے دلوں میں چھپے ہوئے خیالات کو خوب جانتا ہے۔ حمد و ثنا کے حوالے سے جو دعائیں ہمیں لوریوں میں ملتی ہیں وہ ہمارا اعتقاد بھی ہیں اور ایمان بھی جیسے :

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اللہ والی کل دا

دانا پھکا مل دا

غریباں دے واسطے

دو پہرے بوہا کھل دا (۱۹)

اعوان کاری لہجے میں جو لوک گیت ملتے ہیں اُن میں بھی دعائوں اور اُن کی قبولیت کے تعین کو بڑے اعتماد سے بیان کیا جاتا ہے۔

رب رکھوالا ساڈا تا جا پھرے آزاد

مد تاں اللہ نیاں مینڈی دلوں لگی دعا

بدلی آئی نی گج کے

شالا ہڈ ھو دنیا تے رج کے

رب رکھوالا ساڈا ......

بھائی جیو پتریر

مینکو چن دسنے چو پھیر

رب رکھوالا ساڈا ......

آوڑ مینڈے وہیڑو

مینڈی نظر پھیری چو پھیرو

رب رکھوالا ساڈا تا جا پھرے آزاد

مد تاں اللہ نیاں مینڈی دلوں لگی دعا (۲۰)

سندھ کو باب السلام کہا جاتا ہے اور یہاں کی زبان پر عربی زبان کے اثرات کے ساتھ اسلامی فکر نے بھی اپنے بہت زیادہ اثرات چھوڑے ہیں۔ سندھی کے بعد اس کی ہمسایہ زبان سرائیکی پر بھی اسلامی تہذیب و ثقافت کے گہرے نقوش دکھائی دیتے ہیں۔ اس بات کی گواہی سرائیکی کے لوک گیتوں سے بھی ملتی ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"مذہب اسلام ہماری ثقافت کا ایک بہت اہم جزو ہے بلکہ اس کے بغیر سرائیکی علاقے کی ثقافت سرائیکی ثقافت ہی نہیں رہتی مذہبی جذبہ سرائیکی لوک گیتوں کا بنیادی جذبہ ہے۔"(۲۱)

سرائیکی لوک گیت خواہ وہ شادی بیاہ کی رسموں کے ہوں یا ماہیے ڈول کے گیت ان میں مناجات اور دعائیں نظر آئیں گی جن سے سرائیکی علاقے کے لوگوں کا اپنے مذہب کے ساتھ گہرا تعلق دکھائی دیتا ہے۔

تیڈی مہندی دے وچ گھیو وے
تیڈیاں ویلاں گھولیندے پیو وے آپڑھ بسم اللہ
تیڈی مہندی دے وچ کھیر وے
تیدیاں ویلاں گھولیندے ویر وے آپڑھ بسم اللہ
تیڈی مہندی دے وچ مین وے
تیڈیاں ویلاں گھولیندی بھین وے آپڑھ بسم اللہ (۲۲)

ترجمہ: تیری مہندی میں گھی ہے، تیرا باپ ویل (روپے پیسے) دے رہا ہے۔ آئو بسم اللہ پڑھو۔
تیری مہندی میں کھیر ہے، تیرے بھائی تیرے لیے ویل دے رہے ہیں آئو اور بسم اللہ پڑھو۔
تیری مہندی میں مین ہے، تیری بہن تیری ویل دے رہی ہے آئو اور بسم اللہ پڑھو۔

سرائیکی علاقے میں جب بارات دلہن کو لے کر گھر واپس آتی ہے تو اس وقت گیتوں سے اس کا استقبال کیا جاتا ہے۔ جس میں اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا جاتا ہے اور سارے کام کے احسن طریقے سے سرانجام پانے کو خدا کی رحمت قرار دیا جاتا ہے۔

بنرا ڈولی گھر گھن آیا، آیا تے اللہ رنگ لایا
میڈا دیس دا نوشہ آیا، آیا تے اللہ رنگ لایا
سہریاں والا بنرا جیوے، جیوے تے لکھ تھیوے
رنگیلا بنرا آیا، آیا تے اللہ رنگ لایا (۲۳)

کشمیری لوک گیتوں میں شادی بیاہ کی رسومات پر اور شادی کے مکمل ہونے پر جو لوک گیت گائے جاتے ہیں ان کے موضوعات بھی حمد یہ ہی ہیں۔ مذکورہ زبان میں تو ایک لوک صنف بھی ایسی ہے جو کہ "رئوف" کے نام سے ہے جس میں حمد و نعت اور دوسرے مذہبی تہواروں اور عقائد کی بات کی جاتی ہے ایک کشمیری لوری دیکھیں۔

الله گور الله گور

الله گور الله گور

خدائے کرہ یوں بلائے دور

الله گور الله گور

خدائے رژہ یو عمر پور

الله گور الله گور

بتھس نور ذیکس نور

الله گو الله گور (۲۴)

ترجمہ: میں تمہارا جھولا اللہ کا نام لے کر جھلا رہی ہوں۔

جھلا رہی ہوں۔ اللہ تجھ سے آفت کو ٹالے، اللہ کا نام لے کر جھولا جھلا رہی ہوں۔

اللہ تعالیٰ تمہیں لمبی عمر عطا کرے۔

تیرے چہرہ پر بھی نور ہو اور تیرے ماتھے پر بھی نور ہو۔"

کشمیری لوک گیتوں میں ایک لوک صنف ہے۔ "ونہ ون" ہے جو کہ عورتیں مل کر گاتی ہیں یعنی ایک عورت شعر کہتی ہے تو دوسری عورتیں اس کو دہراتی ہیں۔ یہ ونہ ون کسی بھی قسم کا ہو اس کے آغاز کا شعر اس طرز کا ہوتا ہے۔

بسم اللہ نور کار تھ ہیسے وتہ وونونی

صاحبن انجام اوتو یے (۲۵)

ترجمہ: میں بسم اللہ کر کے کہنا شروع کرتی ہوں۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہ کام انجام کو پہنچ گیا (یعنی شادی بیاہ کا کام مکمل ہوا)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

لوک اَدب سے ہم کسی قوم کی اقدار اور اخلاقیات سے متعارف ہوتے ہیں۔ براہوئی "لولی" بتارہی ہے کہ ان منظوم دعائیہ کلمات میں وہ اپنے خالق ومالک کے آگے کس طرح دامن پھیلاتے ہیں۔

لولی کناساہ لولی کنا گنج
نے کہ پنجتن ای سوال کرپٹ
اللہ قادر بارٹی دوتفیٹ
لو کناساہ لولی کنا گنج
لولی لوڑی لولی ٹی اے
کنا گنج پیر آتا جولی ٹی اے
لولی کناساہ لولی کنا گنج (۲۶)

ترجمہ: لوری میری جان لوری میری گنج
تری خاطر پنج تن کے طفیل
اللہ سے میں نے سوال کیا
لوری میری جان لوری میری گنج
لوری، لوری، لوری دوں
تو رہے سدا پیروں کی جھولی میں
لوری میری جان لوری میری گنج

براہوئی کی ایک اور لوری دیکھیں جس میں ماں اپنے بچے کے لیے اللہ تعالیٰ سے بدست دعا ہے:

لولی لوڑی
بچے بچے اللہ نے جوان کے
بچہ نبابلن مس
تونا باوہ کے ملاسی مس
تیسنالہ کن

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

خسین مس

لوری لوڑی

بچے کنا [۲۷]

ترجمہ: لوری لوری

اے بچے اللہ تعالٰی تجھے جوان کرے

ہمارا بچہ جوان ہوا

اپنے باپ کے لیے پیاسا ہوا

اپنی ماں کے لیے کندن بنا

لوری لوری میرے بچے کو

فصل کی کٹائی کا وقت ایک ایسا لمحہ ہوتا ہے جب کسان کی اس کی سال بھر کی کمائی ملنے والی ہوتی ہے۔ وہ اپنی فصل کو اللہ کے نام سے کاٹنا شروع کرتا ہے اور اللہ کے نام ہی سے جوانوں کے حوصلے بڑھتے ہیں۔ گوجری زبان کا ایک لوک گیت جو کہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ لوگوں کو اس بات کا یقین ہے کہ جو ہمت کرتا ہے اللہ اس کی مرادیں پوری کرتا ہے۔

رل کے کٹو اللہ ہو

شاواشیر ا اللہ ہو

برکت دے گی اللہ ہو

رج کے کھاں گا اللہ ہو

شاواشیر ا اللہ ہو

ہمت کریو اللہ ہو

صدقے مینگو اللہ ہو

شاواشیر ا اللہ ہو

نہ تھیکورے اللہ ہو

ہم مر داں اللہ ہو (۲۸)

ترجمہ: مل کر فصل کاٹو اللہ ہو

ہمت کرو شیر و اللہ ہو

اللہ برکت دے گا

جی بھر کر کھائیں گے

ہمت کرو شیر و اللہ ہو

اے دوستو تم پر قربان، اللہ ہو

ہمت کرو شیر و، اللہ ہو

تھک نہ جانا، اللہ ہو

ہم مر داں، اللہ ہو

بلوچی گیتوں میں محبت کرنے والے اپنے رب سے دعا کرتے ہیں تو یہ بول ہر پیار کرنے والے کے دل کی دھڑکن بن جاتے ہیں کہ کاتب تقدیر کے رحم و کرم کے بغیر سب کچھ رائیگاں اور بیکار ہے۔

اللہ آں روشا کھاری

من رواں گنداں وثی دوستا

میمرے گڈ از یراں دے گالواری (۲۹)

ترجمہ: خداوند باری تعالیٰ مجھے وہ دن دیکھنا نصیب کرے کہ میں جا کر اپنے پیارے دوست سے ملاقات کروں اور اس سے گفتگو کر سکوں۔ اس کی پیاری اور میٹی باتیں سن کر دل کی پیاس بجھا سکوں۔

ہندکو لوک گیت، "ترنگ"، جس کو ایک مخصوص لے پر گایا جاتا ہے جسے سننے کے بعد ایک ترنگ سا آنے لگتا ہے۔ اس کے بولوں میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ایک مخصوص انداز میں کیا جاتا ہے۔

ککڑ ہلے، پکھا جھلے یار والا اللہ

الا اللہ ہو... یار والا اللہ

او گھوڑے و یچ کے ستا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اس دی نونوں لے گیا کتا

الا اللہ ہو... یاروالا اللہ

ککڑ ملے، پکھا جھلے... یاروالا اللہ

الا اللہ ہو... یاروالا اللہ (۳۰)

پشتو زبان میں "لوری" کا دوسرا نام ہی "اللہ ہو" ہے۔ پشتو مائیں اپنی لوری میں سب سے پہلے اپنے بچوں کے کانوں میں اپنے رازق کا نام اس طریقے سے ڈالتی ہیں کہ وہ پوری زندگی اس نام کے ذکر کو نہیں بھولتا۔

للی علی للی علی للی علی ملو... اللہ ہو

باباحو قلی او بو خوڑ کوی پہ شپو اللہ ہو

خاناں اودہ دی خواب کوئی پہ بستر و اللہ ہو (۳۱)

ترجمہ: سوجا، میری جان، سوجا

تیرا باپ کھیتوں میں پانی دینے گیا ہے

اللہ ہو

او خوانین بستروں میں آرام سے سو رہے ہیں

اللہ ہو

پشتو کے وہ ٹپے جو کہ سراسر دعائیں اور مناجات ہیں دراصل لوگوں کے دلوں کی خواہشات اور آرزوئیں ہیں۔ جیسے

خدا یہ ویشتلے تونی جوڑ کڑے

چہ د تپل سیلہ سرہ ڈی خیارہ سانگونہ

ترجمہ: اے اللہ زخمی طوطے کو ٹھیک کر دے کہ اپنی ڈار کے ساتھ پر پھیلا کر اُڑ جائے۔

دیو ارمان خوم پورا کڑے

چہ پہ زڑہ یونہ سم لہ دنیانہ ارمانونہ

ترجمہ: اے اللہ میری ایک آرزو تو پوری کر دے کہ اس دنیا سے جاتے وقت کوئی آرزو دل میں نہ لے جاؤں۔(۳۲(

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

شمالی علاقہ جات کی زبان شنا میں بھی شادی کی رسم پر جو گیت گایا جاتا ہے اس میں بھی خدائے وحدہٗ لا شریک سے دعائیں کی جاتی ہیں اور اس کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔شناماں اپنے جذبات کا اظہار یوں کرتی ہے۔

میون گہ پولو،لو چچر گہ تارو

اش نو دیز گہ شا آلو

خدائیں بجل توٹے گہ بوتا (۳۳)

ترجمہ: "اے مرے لختِ جگر تو قسمت والا ہو گیا۔ آپ کے لیے آج اچھا دن آیا، اللہ آپ کو یہ دن مبارک کرے۔"

سندھی زبان کا ایک گیت "ہمرچو" ہے۔اس گیت کے ہر مصرعے کے آخر میں اللہ کا نام آتا ہے جو کہ سندھی لوگوں کا اسلام کی تعلیمات سے گہرا رشتہ ظاہر کرتا ہے۔

ترجمہ: ہمرچو کی بہلارے اللہ

ڈھورو میں پانی تیزی سے بہہ رہا ہے

ہمرچو کی بہلارے اللہ

ہری ہری گھاس خوب اگی ہے اللہ

ہمرچو کی بہلا رہے اللہ

سون پور کی دھان تیار ہے اللہ

ہمرچو کی بہلارے اللہ

کالی ریل راجہ کی اللہ

ہمرچو کی بہلا رہے اللہ (۳۴)

پاکستانی زبانوں کے لوک گیتوں میں مذہب نے اپنے گہرے اثرات مرتب کیے اور حمد کو لوک اَدب میں بھی موضوعات کے طور پر ہی لکھا اور لیا گیا ہے اور جبکہ دورِ حاضر میں بھی اس کو موضوعاتی صنف مانا جاتا ہے۔پاکستانی زبانوں کی کوئی بھی صنف ہو اس میں حمد کا بیان ضرور ملتا ہے۔ خاص طور پر شادی بیاہ کے گیتوں میں، جہاں انسان اپنے مالک و مختار کا شکر ادا کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو "آبِ حیات" کہا جاتا ہے اور ہمارے لوک گیت اسی فکر کی عکاسی کرتے ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

آب حیات لبھو
پاک صاف لبھدے جے
فیر رب دی ذات لبھو (۳۵)

ترجمہ: آب حیات کو تلاش کرو، اگر پاک اور صاف ڈھونڈتے ہو تو، پھر اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔

حمد باری تعالیٰ کے بعد ہمارے لوک اَدب میں نعت رسول کریم ﷺ کا بیان دکھائی دیتا ہے بلکہ جہاں اللہ تعالیٰ کی غفوری و رحیمی کا ذکر ملتا ہے وہاں نبی کریم ﷺ کی رحمت کا ذکر بھی آتا ہے۔ نعت رسول مقبول ﷺ کو ہمارے فنونِ لطیفہ میں منفرد اور اہم مقام حاصل ہے۔ نعت رسول مقبول جہاں بارگاہ نبوت میں پہنچنے کا ذریعہ ہے وہاں یہ مسلمانوں کی بخشش کا وسیلہ بھی ہے۔ لوک اَدب میں نعت کے زیادہ تر موضوعات نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے حوالے سے سامنے آتے ہیں یا پھر آپ ﷺ کے کچھ معجزات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

پاکستانی زبانوں کے لوک اَدب میں جو نعتیہ افکار ملتے ہیں ان میں کوئی فلسفہ یا سیرت کا بیان نہیں ہے بلکہ وہ تو عقیدت بھرے بول ہیں جو کہ لوگوں کی طرف سے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت ہیں۔ عقیدت و محبت کے جذبات ہیں، جو کہ لوگوں کے دلوں سے نکلے اور وجدانی سطح پر اُبھر کر انہوں نے ایک موزوں صورت اختیار کر لی۔

نعت رسول کریم مسلم کلچر کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ لوک اَدب میں نعت ہماری تہذیب بنیادوں کو بھی واضح کرتی ہے اور لوگوں کی عقیدت کا بھی ثبوت پیش کرتی ہے۔

> "نعت گوئی صرف ہماری شاعری کی ایک صنف ہی نہیں بلکہ اسلامی تہذیب و ثقافت کا ایک منفرد عنصر بھی ہے۔ تہذیب و ثقافت کا عنصر ہونے کی حیثیت سے اس میں تہذیبی و ثقافتی تبدیلیوں کے ساتھ مسلسل تبدیلیاں بھی آتی رہتی ہیں۔ ان مسلسل تبدیلیوں کو دیکھتے ہوئے ہم نہایت وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ نعت گوئی ایک زندہ صنف ہے یہ اسلامی تعلیمات کی طرح زندگی کے ہر موڑ پہ بھرپور معنویت کے ساتھ ہمیں اپنی طرف متوجہ رکھتی ہے۔" (۳۶)

ہمارا موضوع چونکہ حمد نگاری ہے۔ اس لیے جو کچھ اشتراکات اور پاکستانی زبانوں میں حمد کے نمونے لوک گیتوں کے حوالے سے تحقیقی طور پر میسر ہوئے وہ پیش کیے ہیں۔ ہماری زبانوں کا لوک ادب اس حوالے سے اپنی ثقافت تہذیب اور اسلامی و دینی نظریات کا مکمل طور پہ عکاس ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

حوالہ جات

۱۔ محمد یٰسین ظفر، ڈاکٹر، پوٹھوہار دی پنجابی شاعری، لاہور، پنجابی ادب بورڈ، ۱۹۹۷ء ص:۷۰

۲۔ پوٹھوہار دی پنجابی شاعری، ص:۷۰

۳۔ اختر حسین اختر، سیّد، ڈاکٹر، لوک ادب اور لوک اصناف (مضمون) مشمولہ، پنجابی زبان و ادب کی مختصر تاریخ، مرتب، ڈاکٹر انعام الحق جاوید، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۷ء، ص:۳۸۳

۴۔ محمد نواز طاہر، پروفیسر، روہی ادب، مترجم، سیّد صفدر علی شاہ، پشاور، پشاور یونیورسٹی، ۲۰۰۵ء، ص:۵۹

۵۔ سیف الرحمن، ڈاکٹر، جتھے پپلاں دی ٹھنڈی چھاں، لاہور، پاکستان پنجابی ادبی بورڈ، ۱۹۸۵ء، ص:۲۲

۶۔ احسان اللہ طاہر، کنکاں نسرپئیاں، گوجرانوالہ، فروغ ادب اکیڈمی، ۱۹۹۷ء، ص:۱۰

۷۔ احسان اللہ طاہر، کنکاں نسرپئیاں، ص:۱۷

۸۔ ابوالحسن ندوی، سیّد، اسلامی تہذیب وثقافت، اسلام آباد، دعوۃ اکیڈمی، ۲۰۰۵ء، ص:۴۹

۹۔ خالد علوی، ڈاکٹر، ثقافت کا اسلامی تصور، اسلام آباد، ص:۱۹،۲۰

۱۰۔ Prof. Shaukat Ali Baig. The Right Path, Lahore, Anees book corner, 1992, P24

۱۱۔ Prof. Shaukat Ali Baig, The Right Path, P26,27

۱۲۔ سلطانہ بخش، ڈاکٹر، پاکستانی اَدب میں فکر و فن کے مشترک دھارے، مشمولہ، سی ماہی ادبیات، اسلام آباد، جلد نمبر ۷، شمارہ ۱۹۹۴ء، ص:۴۲،۱۰

۱۳۔ شہباز ملک، ڈاکٹر، پاکستانی اَدب کے مشترک عناصر اور پنجابی اَدب، مشمولہ، چھماہی ''کھوج'' لاہور، پنجاب یونیورسٹی، جلد نمبر ۱۴ شمارہ ۲۸، ۱۹۹۲ء، ص:۱

۱۴۔ طاہر سلطانی، اُردو حمد کا ارتقا، کراچی، جہان حمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء، ص:۵۱

۱۵۔ محمد موسیٰ بھٹو، شاہ عبدالطیف بھٹائی کا پیام جدید انسان کے نام، مشمولہ ماہنامہ، بیداری، حیدر آباد، جنوری ۲۰۰۸ء، ص:۸۰

۱۶۔ محمد اقبال جاوید، پروفیسر، سورۃ فاتحہ حمد و مناجات کا ایک سماوی ارمغان، مضمون، مشمولہ، مفیض، حمد نمبر دوم، گوجرانوالہ، شمار نمبر ۲۶، ۲۰۰۳ء، ص:۲۶

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۱۷۔ پروفیسر شارب، بار دے ڈھولے، لاہور، پاکستان پنجابی اَدبی بورڈ، ۱۹۸۵ء، ص:۲۰۹

۱۸۔ احسان اللہ طاہر، اوّل حمد ثنا الٰہی، ص:۱۵

۱۹۔ مسز ستنام محمود، اللہ والی کل دا، ص:۲۱

۲۰۔ شاہین ملک، پروفیسر، لہندی شعر ریت، پاکستان پنجابی اَدبی بورڈ، ۱۹۸۷ء، ص:۵۹

۲۱۔ دلشاد کلانچوی، سرائیکی زبان تے اَدب، ص:۱۳۸

۲۲۔ دلشاد کلانچوی، سرائیکی زبان تے اَدب، ص:۱۴۵

۲۳۔ ایضاً، ص:۱۴۶

۲۴۔ عبدالعزیز میر، کشمیری زبان میں لوک گیت، ص:۲۴۶

۲۵۔ ایضاً، ص:۲۵۱

۲۶۔ عبدالرحمن براہوئی، گواڑخ، ص:۶۴,۶۳

۲۷۔ عبدالرحمن براہوئی، ڈاکٹر، براہوئی لوک گیت، ص:۶۴

۲۸۔ محمد ایوب، پروفیسر، گوجری لوک گیتاں دافنی ویروا، ص:۹۸

۲۹۔ حاجی محمود مومن بزدار بار تھی، بلوچی لوک گیت، اسلام آباد، ادارہ لوک ورثہ فیلڈ رپورٹ، R-1، 482، ص:۱

۳۰۔ فارغ بخاری، سرحد کے لوک گیت، ص:۱۷۲

۳۱۔ ایضاً، ص:۱۴۸

۳۲۔ پرتو روہیلہ، ٹپے، اسلام آباد، لوک ورثہ اشاعت گھر، دوسری اشاعت، ۱۹۸۸ء، ص:۲۵۵

۳۳۔ سیّد عالم، شمالی علاقہ جات کا لسانی و ادبی جائزہ، ص:۵۶

۳۴۔ عبدالجبار جونیجو، ڈاکٹر، سندھی لوک گیت، ص:۳۷

۳۵۔ عبدالغفور درشن، ٹپے (جلد پہلی) فیصل آباد، پنجاب فوک لور سوسائٹی ۱۹۹۳ء، ص:۹۶

۳۶۔ احمد ہمدانی، نعت رنگ، بحوالہ نعت اور آداب نعت گوئی ۳۱۳ نثر پارے، پروفیسر محمد اقبال جاوید، سہ ماہی، ''مفیض'' جلد نمبر ۱۵ شمارہ نمبر ۲۴، گوجرانوالہ ۲۰۰۵ء، ص:۷۴